12213-حج اور عمرہ کرنے والے شخص کا اپنی رائے بدلنا

سوال

جب کوئی شخص چھٹیوں میں کہیں جانے کا سوچ رہا ہواور اسکے ذہن میں عمرہ ادا کرنے کی سوچ پیدا ہوجائے لیکن وہ عمرہ پر جانے کی بجائے کہیں اور چلا جائے تو کیا ایسا کرنے میں کوئی حرج ہوگا ؟

مجھے تو یہی بتایا گیا ہے کہ : آدمی حج یا عمرہ پر اس وقت جاتا ہے جب طلب ہو اور وہاں جانے کا وقت بھی قریب ہو، صرف جانے کے امکان کے بارہ میں سوچنا اور اس کے بعد نہ جانے کا یہ معنی نہیں کہ وقت (آدمی کے حج اور عمرہ کی ادائیگی کا وقت) قریب آگیا ہے، کیا ایسا ہی ہے ؟

پسندیدہ جواب

فریضہ حج کی ادائیگی میں توجلدی کرنا ضروی ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (حج کی ادائیگی میں جلدی کرو، کیونکہ کسی کو یہ معلوم نہیں کہ اسے کیا پیش آجائے) ۔

اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ :

"جو استطاعت ہونے کے باوجود حج کیے بغیر مرگیا تو اس کیلیئے کھلی چھٹی ہے کہ وہ یہودی یا نصرانی ہو کر مرے"

لیکن نفلی حج یا عمرہ کے بارہ میں انسان اپنی رائے تبدیل کرسکتا ہے اور جب تک وہ اسکا احرام نہیں باندھ لیتا اس پر اپنی رائے تبدیل کرنے میں کوئی گناہ نہیں ہوگا کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

(وأتموا الحج والعمرۃ للہ)

ترجمہ : اور اللہ تعالی کے لیے حج اور عمرہ مکمل کرو۔

اور اسے اس کے لیے ایسا وقت اختیار کرنا چاہیے جو اسے مناسب ہو اور اگر وہ سفر کا عزم بھی کرلے اور عزم کے بعد سفر نہ کرے تو اس پر کوئی حرج نہیں۔